از قلم حق رقم

علامہ مولٰینا محمد کامران عالم خاں القادری الرضوی

بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

NamooseRisalat.wordpress.com

خراج تحسین

از قلم حق رقم

علامه مولٰینا محمد کامران عالم خان القادری الرضوی

بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

الحمد للذی ھدانا للایمان واٰتانا القرآن والفرقان

والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان

علیٰ من اعطانا العلم بربنا فصح لنا الایمان

وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وتابعیھم باحسان

ناموسِ رسالت کے خلاف پندرھویں صدی ہجری کا جدید فتنہ قبیحہ' جو شہرِ کراچی سے اُٹھا اور پاک وہند کے چند مخصوص مولوی اور مفتی اِس فتنہ قبیحہ کے حامی ومددگار بن کر اوراندرونِ خانہ ایک جدید فرقہ ترتیب دے کر دیدہ دلیری کے ساتھ اُنہوں نے معاذ اللہ' شانِ رسالت میں توہین وتحقیر اور گالیاں دینے کا ایک بدترین وناپاک سلسلہ شروع کردیا۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان عظمت نشان میں ذکر شریف کیلئے ایک نئی راہ نکالی؛ اِس گستاخ فرقہ نے فتویٰ جاری کیا کہ ایسے ذومعنی الفاظ جو کہ گالی کیلئے رائج ہیں' شانِ رسالت میں اُن کا استعمال ''بے کراہت جائز'' ہے۔العیاذ باللہ تعالیٰ

اِس ناپاک مقصد کو پورا کرنے کیلئے یہ لوگ اپنے مولویوں اور مفتیوں کے نام تو بڑے بڑے عظیم ومعظم القابات سے سجا کر رعب جماتے ہیں جبکہ حضور اکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ ارفع واعلیٰ کے خلاف توہین وگستاخی سے بدتر ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں' جن کو بقلم خود' گالی' کیلئے رائج مانتے ہیں' شانِ رسالت میں ''گالی' دینے کو' بے کراہت جائز'' بتا کر اِس ناپاک مہم کی ابتداء ''سسر وداماد'' جیسے ذومعنی عامیانہ الفاظ سے کی گئی......ولہٰذا' اِس گستاخ فرقہ کے وزیر کبیر نے اپنے ناپاک دُشنامی فتویٰ میں ''سسر وداماد'' جیسے عامیانہ وذومعنی الفاظِ قبیحہ کا شانِ رسالت میں استعمال کرنا ''بے کراہت جائز'' لکھا؛......اور ساتھ ہی تصریح کردی کہ :

''ہاں! اہانت ودُشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے''(دُشنامی فتویٰ)

اِس شرم ناک فتویٰ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ یہ گستاخ فرقہ خود بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ مذکورہ الفاظ میں ایک پہلو گستاخی کا ضرور موجود ہے......بلکہ' گالی' کیلئے اِس کا استعمال' رائج' ہے............مگر اِس کے باوجود'' گالی کیلئے رائج الفاظ'' کا شانِ رسالت میں استعمال ''بے کراہت جائز'' بتانا ضرور اِس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہ گستاخ فرقہ قصداً صراحۃً گالی ہی دیتا......اور اسے بے کراہت جائز بتا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ عنہ اور علمائے امت کا اجماع

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولادت 476 ہجری، متوفی 544 ہجری) نے کتاب ''الشفاء'' میں تحریر فرمایا کہ فقہائے اُندلس نے ایک شخص ابن حاتم طلیطلی کے قتل کرنے اور سولی (پھانسی) دینے کا متفقہ فتویٰ دیا...... کیونکہ اس نے شان رسالت میں ایک گستاخی یہ بھی کی کہ لفظ 'ختن حیدر' یعنی معاذ اللہ حضرت علی کا 'خسر' کہہ کر خطاب کیا...... بما شهد عليه به من استخفافه بحق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ...... یعنی اس کے اوپر گواہی گزری کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استخفاف (توہین و اہانت) کیا...... اور امام حنفی المذہب علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری (1014 ہجری) اسی کتاب الشفاء کی شرح میں اس عبارت کے تحت فرماتے ہیں کہ: یكفی امر واحد منها فی تكفيره و قتله...... یعنی اس شخص کی تکفیر (فتویٰ کفر) اور قتل کیلئے یہ ایک امر بھی کافی ہے۔

یہ فتویٰ فقہائے اندلس کا ''متفقہ فتویٰ'' ہے...... یہ فتویٰ امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ''مصدقہ فتویٰ'' ہے...... قریباً ہر صدی کے لائق صد احترام جید علمائے کرام نے 'کتاب الشفاء' کی شرح اور تعلیقات' وغیرہ تحریر فرمائیں' یہ فتویٰ ان سب کا مقبول اور متفقہ فتویٰ ہے...... تمام شارحین شفاء اور قارئین علماء' جن کی تعداد وشمار عقل سے وراء' کسی نے اس فتویٰ سے اختلاف نہ فرمایا' قریباً ہزار سال کے بے شمار علمائے کرام کا یہ مقبول و مسلمہ اور متفقہ فتویٰ ہے...... مجد دِ دین وملّت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الشفاء شریف اور شروح شفاء پر اپنے حواشی تحریر فرمائے...... یہ فتویٰ امام اہل سنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منقولہ اور متفقہ فتویٰ ہے' جسے انہوں نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں نقل فرمایا...... (امام اہل سنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی اجماع میں جیسا کہ شفاء میں ہے یعنی کتاب ایسی تالیف کی' جس میں ان مسائل کو جمع کیا' جن پر مسلمانوں کا اجماع ہوگیا)...... کسی نے اس کے خلاف کلام نہ فرمایا' بلکہ مقرر و مسلّم رکھا...... اِس فتویٰ پر جمہور سواد اعظم کا اجماع ہے۔

تعارف کتاب الشفاء

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارکہ ۴۷۶ھ ہجری میں ہوئی؛ آپ کی تصانیف شریفہ بیش بہا خزانہ ہیں؛ سب سے زیادہ مقبولیت تمام تصانیف مبارکہ میں کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کو حاصل ہوئی۔ محققین محدثین نے اس سے استناد کیا اور مابعد کے علماء و فقہاء نے اسے ماخذ کی حیثیت دی۔

علاوہ ازیں امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک چھٹی صدی ہجری کے بعد قریباً ہر ہر صدی میں متعدد جید علماء و فقہاء نے ''کتاب الشفاء شریف'' کی شرح' حاشیہ' تعلیقات و تخریج پر اپنی اپنی تصانیف و تالیفات تحریر فرما کر اپنا نام کتاب الشفاء کے

خادمین میں درج کر کے کرنسبت محبت کی سند حاصل کی ہے۔علمائے دین متین وفقہائے کاملین اس سے سرور پاتے اورسندیں لاتے...... جنکی گنتی اورشمار میں عقل انسانی قاصر ہے۔اگرکتاب الشفاء کی شرح وتعلیقات وغیرہم کی تحقیقی فہرست کاملہ تیار کی جائے تو ایک علیٰحدہ رسالہ تیار ہو،جس کی یہاں اِس مختصر میں گنجائش نہیں۔فقیرحقیر کاارادہ ہے کہ بالعموم کتاب الشفاءاور بالخصوص عبارت مذکورہ کتاب الشفاء متعلق ابن حاتم طلیطلی پرایک تحقیقی رسالہ ترتیب دیکرحاضرخدمت کروں‘ اللہ واحدقہار سے توفیق کی دعاءہے‘ آمین۔

علامہ امام محی الدین بن شرف النووی شرح صحیح مسلم میں جگہ جگہ ان کا حوالہ دیتے ہیں؛امام بدرالدین عینی‘ عمدۃ القاری میں اور حافظ الحدیث علامہ ابن حجرعسقلانی‘ فتح الباری میں جابجاان سےفوائدونکات احادیث میں خوشہ چینی کرتےنظرآتے ہیں۔شارحین حدیث جہاں ’’قال القاضی ‘‘فرماتے ہیں‘ وہاں امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہوتے ہیں۔

اورامام اہلسنت نے بھی مسئلہ مذکورہ پرعبارت شفاء متعلق ابن حاتم پراس کی ایک مختصراجمالی تمثیل پیش فرمائی کہ’’فی السیف المسلول للتقی السبکی عن الشفاء واقرہ ان فقہاء الاندلس افتوا باراقۃ دم ۔‘‘یعنی امام قاضی عیاض(م544ھ) سے امام تقی سبکی (م756ھ)نے اسے نقل فرما کرسندوماخذ تسلیم فرمایا‘ پھرامام تقی سبکی سے امام ابن حجرمکی(م973ھ) نے اسے نقل فرمایااورسنددَرسند ماخذ بنایا‘ یہاں تک کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ(م1340ھ)نے اسے اِن اکابر سے نقل فرما کر ماخذ بنایا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین؛

گویا نوسوسال سے زیادہ عرصہ گزرا‘ سرودامادکے الفاظ کوسب نے معیوب سمجھا اورحضوراکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ لفظ استعمال کرنا توہین اور گستاخی ٹھہرایا‘ جس کی پاداش میں تکفیراورقتل کا فتویٰ جاری فرمایا۔اوراسی عبارت’’شفا شریف‘‘ پر اعتماد فرمایااورعلمائے دین متین میں سے کسی نے اس حکم پرکوئی کلام نہ فرمایااورنہ اس میں کوئی شک کیا۔

اس وقت سے اب تک کے جن علماء نے اعتماد فرمایا‘ ان کا شمار کرنا ناممکن ہے‘ مجملاً یوں کہہ لیجئے کہ لاکھوں فقہاءمحدثین اورامام المسلمین اورعلماء معتمدین‘اس حکم فتویٰ سے متفق اورہمنوا نظرآتے ہیں‘ کوئی اختلاف نہیں کرتا؛اِس فتویٰ پر جمہورسواداعظم کا اجماع ہے۔

سواداعظم اوراجماع اُمت

مجددِ دین وملّت حضورتاجدارِرضویت خلیفہ مفتی اعظم ہند‘ مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے براہین قاطعہ میں خاص اپنے مؤقف کے ثبوت میں ہزاررسالہ نصوصِ قاطعہ پیش فرمائے......جن میں بالخصوص نصوص میں فقہاءاُندلس؛ ......حضرت امام اجل قاضی عیاض(م544ھ)؛......حضرت علامہ علی قاری مکی(م1014ھ)؛اعلیٰحضرت امام احمدرضاخاں صاحب بریلوی(م1340ھ)؛شہزادۂ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند(م1402ھ)؛............خلیفہ اعلیٰحضرت صدرالشریعہ(م1368ھ)؛.........

خلیل العلماء مفتی خلیل خاں برکاتی (م1405ھ)؛رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین؛ جبکہ بالعموم نصوص میں متعدد علمائے کرام وفقہائے عظام کے کلام سے استدلال فرمایا، جن کے اعداد وشمار کی یہاں اِس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔

ذومعنی الفاظ اوران کاشرعی حُکم

خاص ''ذومعنی الفاظ'' کے شرعی حُکم پر قرآن مجید کی نصِ قطعی...... اور تفاسیر ولغات...... 'خودتراب الحق' اور...... پروفیسر منیب الرحمٰن' علاوہ ازیں ڈاکٹر طاہرالقادری (بسلسلہ شریعت پٹیشن' C-295')...... علامہ سعید احمد کاظمی'...... بلکہ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند حُسین احمد ٹانڈوی' رشید احمد گنگوہی' سے بھی اثبات فرمایا۔

مزید براں' ذُومعنی الفاظ اور قصدونیت کے شرعی حکم میں امام اجل قاضی عیاض صاحب شفاء'...... علامہ شہاب الدین خفاجی صاحب شرح شفاء'...... اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی' وغیرہم؛ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین؛ کے کلام سے حجت قاہرہ قائم فرمائی۔

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ عنہ اور علمائے امت کا اجماع

خلیل ملت والدّین حضرت علامہ مولٰینا مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تین مختلف تصانیف میں مسئلہ داماد وسسر پر حکم شریعہ بیان فرمایا...... یعنی 'ہمارا اسلام' صفحہ 188 میں...... 'عقائد الاسلام' صفحہ 280 میں اور...... 'موت کا سفر' صفحہ 58 میں تحریر فرمایا کہ:

> ''شیخین کو حضور کا خسر اور ختنین کو حضور کا داماد کہنا' سخت ممنوع' اور خلافِ تعظیم ہے کہ یہ دونوں الفاظ (خسر وداماد) اُردو محاورہ میں سبّ وشتم (گالی گلوچ) کے موقع پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں' اِس کا لحاظ بہت ضروری ہے' بلکہ بعض علماء کرام نے اسے کفر میں شمار فرمایا۔''

توضیح کلام ؛خلیل العلماء کے زمانہ حیات میں اِس فتنہ نے سَر نہ اُٹھایا تھا کہ اُنہوں نے اپنی تین مختلف تصانیفِ مبارکہ میں اِس امر اہم کی تاکید شدید میں سعی فرمائی...... خلیل العلماء نے یہاں اِس مسئلہ پر حُکمِ شرع کے بیان میں پانچ نکات بیان فرمائے...... کہ اُن میں

سے ہر آئندہ امر گذشتہ سے سخت واشد ہے......فرمایا کہ اِن الفاظ کا استعمال کرنا ''سخت ممنوع'' ہے یعنی ہرگز ''بے کراہت جائز'' نہیں......فرمایا کہ ''خلافِ تعظیم'' ہے کہ اِس سے بڑی اور کون سی کراہت چاہیئے......فرمایا کہ ''گالی گلوچ'' کیلیئے بھی اِس کا استعمال کیا جاتا ہے' یہ گستاخ فرقہ بھی اِس امر سے اتفاق کرتا ہے اور اعلانیہ کہتا ہے کہ: ''ہاں! اہانت و دُشنام کیلیئے بھی ان کا استعمال رائج ہے''......فرمایا کہ اس کا لحاظ بہت ضروری ہے' مگر بے اَدب و بے لحاظ فرقہ کے دھرم میں اسے نہ صرف جائز بلکہ بے کراہت جائز بتا کر گالی دینا اور دِلوانا 'ضروری' ہے......فرمایا کہ بعض 'علماء کرام' نے اسے کفر میں شمار فرمایا' یعنی جنہوں نے اس مسئلہ کو تفصیل دی اور تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور شرعی فیصلہ سُنایا' اُنہوں نے اسے کفر میں شمار فرمایا......کہ کسی بے کراہت جائز کو کفر میں شمار فرمانا علمائے کرام تو علمائے کرام' کسی مسلمان کا بھی کام نہیں..........آج تک کسی عالم دین نے اسے بے کراہت تو بڑی بات' جائز تک نہ بتایا۔

یہی وجہ ہے کہ بڑی مجبوری و بے بسی اور لاچاری میں اِس جدید فرقہ کا مفتی دلیل طلب کرنے پر خود اپنا ہی فتویٰ پیش کر کے کہتا ہے کہ یہی گستاخی ہے' یہی دلیل ہے..........!!!

خلیل العلماء نے کتاب ''عقائد الاسلام'' میں فرمایا کہ :

''کہ یہ دونوں الفاظ (خسر و داماد) اُردو محاورہ میں سبّ وشتم (گالی گلوچ) کے موقع پر بھی استعمال کیئے جاتے ہیں۔''

نیز اپنی آخری کتاب ''موت کا سفر'' میں فرماتے ہیں کہ :

''اُردو محاورہ میں یہ الفاظ (سسر و داماد) گالی بطور بھی استعمال میں آتے ہیں۔''

جبکہ خود اِس گستاخ فرقہ کے 'وزیرِ کبیر' المعروف محدث کبیر ضیاء مبارکپوری کو بھی اِس امر کا اعتراف ہے' اپنے دُشنامی فتویٰ میں اعلانیہ لکھتا ہے کہ :

''ہاں! اہانت و دُشنام کیلیئے بھی اِن کا استعمال رائج ہے۔''

مجد دِ دین وملّت حضور تاجدارِ رضویت خلیفہ مفتی اعظم ہند' مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس مقام پر خوب معرکۃ الآراء تبصرہ فرمایا' فرماتے ہیں کہ :

''اللہ علیم وقدیر نے اِس گستاخ موذی کے قلم سے ہی اِس راز کو فاش کرا دیا کہ سینہ کا کینہ اور دِل کا روگ کُھل کر سامنے آ گیا اور اِس موذی نے بذاتِ خود اقرار کر لیا کہ الفاظ داماد و خسر اہانت و دُشنام کیلیئے بھی رائج ہیں......اللہ قادر و قیوم کی حکمتِ بالغہ ہے کہ موذی کے قلم سے ہی اقرار کرا دیا اور ہر قسم کی تحقیق و تفتیش کی قباحت سے بچا لیا......مسلمانو! اِن مولویوں اور مفتیوں کا اِن الفاظ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلیئے بے کراہت جائز کہنا ہی اسلام دُشمنی پر دلیلِ قاطع اور برہانِ ساطع ہے' اِن کا یہ قول دِین وایمان کی توہین کرنا اور اسلام جو دین حق ہے' اِس راہ سے فرار اختیار کرنا ہے؛ العیاذ باللہ تعالیٰ۔'' ملخصاً

خلیل العلماء کی تصانیفِ ثلثه سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ :

''سسر وداماد'' جیسے عامیانہ الفاظ کی شرعاً ممانعت پر تمام کے تمام **کُل علمائے کرام کا اجماع** ہے اور جنہوں نے اس مسئلہ کو تفصیل دی اور تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور شرعی فیصلہ سُنایا' اُنہوں نے اسے کفر میں شمار فرمایا...... کہ کسی بے کراہت جائز کو کفر میں شمار فرمانا علمائے کرام تو علمائے کرام' کسی مسلمان کا بھی کام نہیں...... کسی عالم دین نے اسے بے کراہت تو بڑی بات' جائز تک نہ بتایا؛ هاتوا برهانكم ان كنتم صٰدقين ......بعونہ تعالیٰ ہمارا **چیلنج** ہے کہ پاک وہند کے یہ تمام کے تمام مفتی جمع ہو جائیں اور تمام صغیر وکبیر سب اکٹھے ہو کر بھی اکابر علمائے کرام سے کسی ایک ہی کا صاف وصریح قول دکھائیں کہ جس میں اِن مذکورہ الفاظ ''سسر وداماد'' کا شانِ رسالت میں استعمال بے کراہت ہونا تو دُور فقط ''جائز'' ہی بتایا گیا ہو؛ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ دِکھا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دَغا بازوں کے مکر کو...... پس واضح ہو گیا کہ یہ گستاخ فرقہ جان بوجھ کر شریعت کو جھٹلاتا اور قصداً وصراحۃً گستاخیاں کرتا؛ معاذ اللہ' شانِ رسالت میں گالیاں دیتا اور دِلوانا چاہتا اور اِس کفر کو بے کراہت جائز بتا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ

مسلمانانِ اہلسنت سے التماس ہے کہ شانِ رسالت کے معاملہ میں انتہائی احتیاط سے کام لیں اور مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تینوں کتاب کی اس عبارت کو پیش فرما کر تقاضہ کریں کہ ان کا شرعی حکم بیان فرمایا جائے' یہ لوگ مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اس پر تحریری دستخطی فتویٰ بمہر حاصل کریں' حق واضح ہو جائے گا......!!!

شانِ رسالت میں تراب الحق صاحب کی دیدہ دلیری ملاحظہ فرمائیے کہ بھارت سے دشنامی فتویٰ منگوا کر سینہ زوری کے ساتھ اس کی تشہیر کی جاتی ہے...... جس میں (معاذ اللہ) سسر وداماد کے الفاظ کو شانِ رسالت میں استعمال کرنا ''بے کراہت جائز'' بتایا گیا' تراب الحق صاحب نے اپنی مرکزی سلطنت والجماعت کے تاج دارِ سلطنت مفتی اختر رضا خاں ازہری سے بھی گالی کے جواز پر فتویٰ حاصل کر کے اپنی جماعت کے بیباک دریدہ دہن وزیر کبیر المعروف محدث کبیر کے دشنامی فتویٰ کی تشہیر کا مرکزی کردار ادا کیا' جہاں توہین واہانت کا برملا اعلان کرتے ہوئے خود اس کے گالی ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس فتویٰ میں لکھا کہ :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (داماد وسسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں؛ ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

(فتویٰ ۲۵ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ)

حالانکہ خود ناظم تعلیم دارالعلوم امجدیہ **تراب الحق صاحب** قبل ازیں اپنی کتاب اسلامی عقائد میں لکھ چکے تھے کہ :

''ایسا ذومعنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے' جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو' خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔'' (اسلامی عقائد......صفحہ 22)

مگر اب حال یہ ہے کہ جسے خود اسلامی عقیدہ کہتے تھے' اب اعلانیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور جسے خود کفر کہا کرتے تھے اسے اب اپنا عقیدہ بتاتے ہیں' جس کے خلاف خود اس کا اپنا فتویٰ ہو' اس کے خلاف اب کسی اور فتویٰ کی حاجت بھی کیا ہے......!!!

ہماری اور ہمارے علمائے اہلسنت کی تو یہ لوگ کیونکر مانیں جو اپنا کہا خود نہیں مانتے'......اور نیت کو آڑ بنا کر گستاخی کرنا بلاشبہ جائز اور بے کراہت جائز بتائیں......**والعیاذباللہ رب العلمین** ......ایک طرف کہتے ہیں کہ ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے......دوسری طرف اسی گالی اور اہانت کو ''بے کراہت جائز'' بتاتے ہیں......**والعیاذباللہ رب العلمین**

اور اللہ واحد قہار فرماتا ہے :

''اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں' یہی ہیں ٹھیک کافر۔''

(پارہ6؛ النساء:150,151)

مراقبہ رضویہ

تعصب نہ کیجئے تو ہم ایک تدبیر بتائیں؛ ذرا اپنے دل کو خیالاتِ ایں وآں سے رہائی دیجئے؛ اور آنکھیں بند کرکے' گردن جُھکا کر' یوں دل میں مراقبہ کیجئے؛......کہ گویا یہ سینکڑوں اکابر' سب کے سب' ایک وقت میں زندہ موجود ہیں؛ اور اپنے اپنے مراتب عالیہ کے ساتھ ایک مکان عالیشان میں جمع ہوئے ہیں؛......اور ان کے حضور' ان کے دربار عالی وقار میں مسئلہ سسر وداماد پیش ہوا ہے؛ اور اِن سب عمائد (قریباً ہزار سال کے اکابر علمائے اسلام) نے ایک زبان ہوکر بلند آواز سے فرمایا ہے :...... **بیشک!** ایسا ذومعنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے' جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو' خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے......کہ یہ دونوں الفاظ (خسر وداماد) اُردو محاورہ میں سبّ وشتم (گالی گلوچ) کے موقع پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں......کہ ''سسر وداماد'' جیسے عامیانہ الفاظ کی شرعاً ممانعت پر ہم تمام کے تمام کُل علمائے کرام کا اجماع ہے اور جنہوں نے اس مسئلہ کو تفصیل دی اور تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور شرعی فیصلہ سُنایا' اُنہوں نے اسے کفر میں شمار فرمایا......**من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** ......وہ کون کم بخت ہے جو اسے بلاشبہ جائز کہتا ہے؛ وہ کون بدبخت ہے جو اسے بے کراہت جائز بتاتا ہے......ذرا ہمارے سامنے آئے؛......اس وقت ان صدہا سال کے سینکڑوں اکابر علماء کرام کے شوکت وجبروت کو خیال کیجئے؛......اور اس پندرہویں صدی ہجری کے گنتی کے اِن چند متاخر مولویوں مفتیوں میں ایک ایک کا منہ چراغ لے کر دیکھئے: کہ اِن میں سے کوئی بھی اس عالی شان مجمع میں جا کر' اِن کے حضور اپنی زبان کھول سکتا ہے!!!......لفظ کو گالی کے لئے رائج مان

کر شانِ رسالت میں گستاخی کرنے والے اِن چند بے شرم متاخر مولویوں مفتیوں کا خلاف‘......وہ بھی جب کہ یہاں دیار پاک و ہند میں کسی طرح کا دینی بندوبست ونظام نہ رہا‘......اور ہر ایک کو جو منہ میں آئے‘ بک دینے کا اختیار ملا......!!!

زیادہ دُور نہ جائیں‘ عہد فاروقی کی شان تو بالا ہے؛......اگر آج فقط اُن فقہائے اندلس کا دَور اقتدار ہی ہوتا‘......یا یہ ترابی کبیری ازہری گستاخانِ بارگاہ رسالت کا ناپاک ٹولہ اُن فقہائے اندلس کے عہد سابقہ میں ہوتا‘ تو آج مسلمان کتاب الشفاء وتاریخ خِفا میں اِن کی تکفیر وقتل کی بھی داستان دیکھتے......بلکہ ان اکابر علمائے اسلام کے چاہنے ماننے والے اب بھی ایسا ہی دیکھ رہے ہیں......تاہم ہماری طرف سواد اعظم میں تو شک نہیں......!!!

صد حیف! ہزار افسوس کہ قرن ہا قرن سے علمائے اُمت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم‘ سب معاذ اللہ‘ خطا کار ٹھہریں؛ اسلام کو کفر ٹھہرانے والے اور مسلمان کو قتل کروانے والے ٹھہریں؛......اور سچے پکے سُنی بنیں تو اس پندرہویں صدی ہجری کے گنتی کے یہ چند متاخر مولوی مفتی؛......جنہیں اِس ملک میں احکام اسلام جاری نہ ہونے نے ڈھیلی باگ کردی......تو اللہ واحد قہار کے عذاب کا اِنتظار رکھو......!!!

خراج تحسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریمo

خلیفہء مفتی اعظم ہند حضور تاجدار رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسئلہ عظیمہ پر تاجدار انبیاء حضور صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و ناموس اقدس کی محافظت میں سلسلہ تصانیف قائم فرمایا اور یکے بعد دیگرے دس مستقل تصانیفِ حنیف تحریر فرما کر احقاقِ حق و ابطال باطل کا شرعی فریضہ انجام دیا ‘اور قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ اور ہزار سالہ معتمد و مستند نصوصِ جلیلہ و دلائل قاہرہ سے اتمام حجت فرما کر اس پرفتن وقت میں مسلمانان اہلسنّت کی مشکل کشائی فرمائی اور اجماع اہلسنّت جمع فرما کر دشمنانِ دین وایمان کی رگِ گردن قطع فرمادی۔

ابتداء معرکہ ناموس رسالت کے جہد مسلسل میں مورخہ 3/ اکتوبر 2002ء سے تادَم حیات 28/ اگست 2005ء یعنی قریباً 35 مہینے مسلسل قیامت برپا رکھی کہ جس کی ہیبت وصولت فاروقی نے ان تمام دشمنان دین وایمان کو بے نقاب کر کے عاجز و ساکت کیئے رکھا۔

اس معرکہ ناموس رسالت میں حضور تاجدار رضویت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ ءتصانیف میں پہلا رسالہ عجالۂ ایمان کا اُجالا ٗبنام ’’نبی ا لانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘3/ اکتوبر 2002ءکو جلوہ گر ہوا۔

اس رسالہ عجالہ کی اشاعت کے نویں مہینہ مورخہ 5 ربیع الآخر 1424ھ کو مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کی طرف سے مع دستخط و مہر 17 عدد مفتیوں کی گواہی کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا کہ :

مفتی اختر رضا خاں صاحب ازهری کی طرف سے اعلان !

’’**نوٹ**: آج کل حضور تاج الشریعہ کی طبیعت علیل ہے‘ داہنی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے‘ ڈاکٹروں نے سختی کے ساتھ لکھنے پڑھنے سے ممانعت کی ہے‘ نہایت ضروری استفتوں کے جوابات سن کر املاء کراتے ہیں۔ لہٰذا جب آپ کی طبیعت صحیح ہو جائیگی تو کتاب ’’نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘ پر **تبصرہ** فرمائیں گے۔‘‘

(فتویٰ بریلوی‘ ربیع الآخر 1424ھ)

(مہر دارالافتاء بریلی)......(مہر اختر رضا ازہری)......(دستخط ازہری)

عکس فتویٰ بریلی مع دستخط و مہر

نوٹ:- آج کل حضور تاج الشریعہ کی طبیعت علیل ہے داہنی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ڈاکٹروں نے سختی کے ساتھ لکھنے پڑھنے سے ممانعت کی ہے، نہایت ضروری استفتوں کے جوابات سن کر املا کراتے ہیں لہٰذا جب آپ کی طبیعت صحیح ہو جائے گی تو کتاب ’’نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ‘‘ پر تبصرہ فرمائیں گے فقط۔

قال بفمہ وامر برقمہ فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

کتبہ محمد مظفر حسین قادری رضوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۵ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عسجد رضا قادری غفرلہ
مرکزی دارافتاء بریلی شریف

مگر مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کی صحت تاب نہ لاسکی اور یہاں تک کہ سلسلہء تصانیف کی تعداد......دس عدد تک پہنچ گئی......!!!

تلک عشرۃ کاملۃ

الغرض رسالہ عجالہ'' نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کے جلوہ گر ہوتے ہی نورِ حق کی تابشوں سے دنیا سنّیت جگمگا اُٹھی اور باطل دنیا کانپ اُٹھی ......دشمنان بارگاہ رسالت کی امیدوں پر اوس پڑ گئی' ایسی گھبراہٹ پڑی کہ دشمنان دین وایمان کی صفوں میں بھگدڑ پڑ گئی......سپاہ رضویت کا وہ بہادر کمانڈر' محمدی کچھار کا شیر نا ہر گرجتا رہا' دشمنان دین کو للکارتا رہا' یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے متعدد اشتہار اور دس عدد مستقل تصانیف حنیف سے ضرب کاری لگاتا رہا...... مگر' کسی کو بھی ہمت نہ پڑی کہ کسی ایک تصنیف کا جواب لاتا اور مقابل آتا......یا'' **تبصرہ**'' کرتا۔

جب تک وہ شیر رضویت میدان میں رہا' تا دَم حیات کسی کو طاقت وہمّت وجرأت نہ ہوسکی' اس کے سامنے سب کے پھیپھڑے کانپتے اور کلیجے لرزتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے سلسلہء تصانیف کی تیسری کڑی' کتابِ مستطاب'' آیۃ من آیات الاسلام فی کلام فقھاء الاعلام ''المعروف''ھدایت المسلمین ''میں رضوی للکار کے وقار کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ :

''بحمدہ تعالیٰ' اب تک وہ کتاب''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''
لاجواب ہے جس کا انشاء اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے حواریوں سے کوئی جواب نہ بن پڑے گا'
والحمدللہ رب العٰلمین''

(ھدایت المسلمین؛صفحہ:40)

''ھدایت المسلمین '' کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ تراب الحق صاحب نے جب اپنی ناؤ ڈوبتے دیکھی اور کوئی چارہ نظر نہ آیا تو لانڈھی میں دو تقریریں کر کے اَن گنت افراد کو اپنی گستاخی کا گواہ بنالیا' اِس کتاب مستطاب میں اِن دونوں تقریروں کی دھجیاں اُڑا کر انہیں مزید بے نقاب کیا گیا ہے......پس! وہ دن ہے اور آج کا دن! تراب الحق صاب کو نہ اس موضوع پر تقریر کی جرأت ہوئی اور نہ ہی وہ آج تک اس کتاب کا جواب ہی پیش کر سکے............!!!

نیز اس سلسلہ کی چوتھی کڑی'' الحجۃ القاھرہ فی اقوال الطاھرہ '' کی اشاعت کے بعد خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدار رضویت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کی خدمت میں مکتوبِ اوّل 12 نومبر 2003ء

میں تحریر فرما کر بذریعہ کوریئر سروس روانہ فرمایا۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوبِ اوّل کے جواب کا دو ماہ تک انتظار فرمایا مگر نہ جواب آیا نہ حسبِ وعدہ تبصرہ؛ اور مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری نے اپنے ساتھ اپنے مصدّقین کو بھی پشیماں رکھا۔

مگر شیرِ رضویت ابھی ناامید نہ ہوا تھا لہٰذا دوسرا مکتوب 14 جنوری 2004ء کو بذریعہ فیڈکس کوریئر سروس روانہ فرمایا' جس کی وصولیابی کی تصدیق بذریعہ انٹرنیٹ سروِس موصول ہوگئی' مگر حسب سابق اس دوسرے مکتوب کا جواب بھی نہ آیا......!

خلیفہء مفتی اعظم ہند حضور تاجدار رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِن خطوط کا تذکرہ کرتے ہوئے تبصرہ فرمایا کہ :

> ''فقیر کی کتاب پر لب کشائی یا خامہ فرسائی کا ابھی تک کوئی نشان نہیں ملتا' البتہ فقیر نے دوعدد خطوط آپ کے تاج الشریعہ کی خدمت میں ارسال کئے' پہلا خط جو چندسطروں پر مشتمل تھا وہ 12 نومبر 2003ء کو تحریر کیا گیا اور دوسرا خط 19 جنوری 2004ء کو آپ کے تاج الشریعہ کی خدمت میں باریابی سے مشرف ہو چکا ہے' جنوری 2004 تا اَواخر فروری 2005 ہو رہا ہے' ابھی تک کسی کا کوئی جواب بروئے صواب عالَم وجود میں نہ آیا اور آپ کے تاج الشریعہ کراچی تشریف لائے اور خاموشی سے واپس تشریف لے گئے' اس مسئلہ پر کوئی کلام تو کجا سخن بھی نہ فرمایا' اور ابھی حال ہی میں دوبارہ پھر کراچی تشریف لائے اور ساتھ میں محدث کبیر صاحب بھی تشریف لائے اور خاموشی سے گزر گئے' تو جواب کی کیا امید کی جاسکتی ہے۔!!!'' (حسام الابرار؛ صفحہ 199)

دونوں مکتوب اور عکس کنفرمیشن وصولیابی مکتوب' کے لئے ملاحظہ فرمایئے پانچویں تصنیف' بنام ''اتمام حجت (المعروف) جواب الفتاوی'' ......اور اس کتاب میں فرق باطل کے تمام ناپاک فتووں کا دنداں شکن جواب ملاحظہ فرمایئے' وہ جواب جو کہ اب تک لاجواب ہے......!!! **فاللہ الحمد**

حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس جدید فرقہ اور اِس کے پرستار ترابی کبیری ازہری' پاک و ہند کے اِن تمام مفتیوں' تمام حمایتیوں کو اپنے **چیلنج** میں للکارتے ہوئے اعلانیہ

فرمایا کہ :

''﴿چیلنج﴾ اے سلطانی وفادارو! بحمدہٖ فقیر نے تمہارے سارے فتووں کا جواب لکھ دیا، ......اب تم اپنے تمام حمایتیوں کو بلالو اگرچہ وہ ہند میں ہوں یا پاکستان میں، اگر وہ نہ آسکیں تو ہمارا ''جواب الفتاوی'' ہی لے کر سب کے پاس ایک ایک نسخہ بھیج دو اور ان سے کہو کہ :

سب مل کر اس کا جواب لکھ دیں......اور یہ ثابت کریں کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں ان کا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنا معاذ اللہ بے کراہت جائز ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین'' (حسام الابرار؛ صفحہ 199)

یہاں تک کہ اسی سلسلہ تصانیف میں اپنی چھٹی تالیف منیر ''تنویر الابصار علیٰ ردِ توبۃ والافکار ''میں بھی تحدیثِ نعمت اور شانِ رضویت کے وقار و افتخار کے ساتھ اپنی تصنیف ''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''ہی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ :

''جو حلقہ اہلسنّت میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی، بحمدہ اب تک وہ لا جواب ہے۔''

(صفحہ 5، مطابق یکم جولائی 2004ء)

؎ یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے یہ وار وار سے پار ہے

مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کے ''اعلانِ تبصرہ کے دعویٰ خام'' کے بعد بھی حضور تاجدارِ رضویت رضی اللہ تعالیٰ عنہ 27 مہینے حیات رہے مگر تبصرہ کا ''ت'' بھی وجود میں نہ آسکا، جبکہ دوسری طرف ''ت'' کی تجلّیات و تابش ملاحظہ فرمائیے کہ (ت) تلک عشرۃ کاملۃ ؛......!!!

دس عدد تصانیفِ حنیف نے عالمِ شہود میں جلوہ فرما ہو کر مسئلہ مذکورہ پر ضخیم ذخیرۂ عظیمہ جمع فرما دیا......اور اس معرکہ کی دسویں اور آخری کتاب مستطاب......''حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار ''نے اتمام حجت کی سنہری تاریخ رقم کر دی۔

تکفیرشرعی

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دلائل میں قرآن حکیم کی آیات متکاثرہ' امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودات فاخرہ' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات ذاخرہ' قریباً ہزار سالہ اجماع ملّت طاہرہ' اپنی دس عدد تصانیف قاہرہ میں جمع فرما کر روزِ روشن کی طرح واضح فرمادیا کہ یہ جدید فرقہ درحقیقت سوادِ اعظم سے قطعاً جدا' جدید فرقہ باطلہ ہے۔ مزید براں سلسلہ تصانیف قاہرہ قائم فرما کر 35 مہینے کی مہلت کاملہ کے بعد اپنی دسویں اور آخری تصنیف مبارکہ میں تکفیر شرعی کا منصبی فریضہ ادا فرماتے ہوئے فیصلہ شریعہ سنایا۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس جدید فرقہ اور اِس کے پرستار ترابی کبیری ازہری' پاک و ہند کے اِن تمام دشنام طراز گستاخ مفتیوں کی تکفیر شرعی کا منصبی فریضہ ادا کرتے ہوئے اعلانیہ فرمایا کہ :

"ہم حنفی ہیں' امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد' ہم ان کی تقلید صرف اعمال میں کرتے ہیں' عقائد میں ہرگز نہیں کرتے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر پر مدار ایمان ہے' اس میں ہم کیونکر کسی غیر کی اقتدا کریں گے یا اس کا فیصلہ قابل قبول جانیں گے...... جب ہم عقائد کے مسائل میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی نہیں کرتے' حکم نہیں مانتے' صرف فروعی مسائل شرعیہ میں ان کی پیروی کرتے ہیں' تو یہ مبارکپوری اور بریلی والے اختر میاں وغیرہ کس گنتی میں ہیں' تم ان کو نبی و رسول مانا کرو' العیاذ باللہ تعالیٰ۔ **ہمارے نزدیک اب تو یہ مسلمان بھی نہ رہے**' چہ جائیکہ معاذ اللہ......! ہم ان کی بات وہ بھی ضروریات دین مسائل عقائد میں حاشا کلا' ہرگز قابل قبول نہیں ہے' تمہارے لئے یہ نبی و رسول ہونگے ہمارے لئے نہیں۔"

(حسام الابرار؛ صفحہ 198-197)

"مسئلہ کوئی جائز و ناجائز یا حرام وحلال کا نہ تھا' بلکہ کفر واسلام کا مسئلہ تھا' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ ....

تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان اور دین وایمان کا مسئلہ ہے' اگر وہ تمہارے لئے تاج الشریعہ یعنی شریعت کے تاجدار' اوران کا تمہاری شریعت پر راج' تو ہم کو اس سے تو علاقہ نہیں۔ ہمارے لئے شریعت کے تاجدار تو نبی الانبیاء حبیب کبریا سیدالمرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعٰلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔'' (ایضاً؛ صفحہ 196) ......

......''مسلمانوں کو لازم ہے کہ ائمہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے جن لوگوں کی تکفیر فرمائی اور لکھ دیا کہ جو ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے' تو ہرگز ہرگز ان کے کفر وعذاب میں شک نہ لائیں' مسلمان جاننا اور کافر نہ سمجھنا تو بڑی بات ہے جب کہ ان کے کفر میں شک کرنے سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے' تو ان کے کفر میں ہرگز شک نہ لائیں اور اپنے دین وایمان کو بچائیں۔''

(حسام الابرار؛ صفحہ 124)......ملخصاً

چیلنج

حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس جدید فرقہ اور اِس کے پرستار ترابی کبیری ازہری' تمام مفت کے مفتیوں' تمام حمایتیوں کو اپنے **چیلنج** میں للکارتے ہوئے اعلانیہ فرمایا کہ :

''وادعوا شھداء کم ان کنتم مسلمون؛

تم سارے فرق جدیدہ' ترابی اور کبیری اور ان کے پرستار مفتیوں مولویوں اور تمام حمایتیوں کو بلالو اور اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو؛

ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین''

(حسام الابرار؛ صفحہ 76)

اور یہاں تک کہ وہ سنّیت کا چاند' رضویت کا آفتاب مورخہ 28 اگست 2005ء مطابق 23 رجب المرجب 1426ھ کو بوقت مغرب شانِ رضویت کے فخر ووقار کے ساتھ غروب ہوا۔

حضورتاجدارِرضویت مفتی عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکہ میں عالمِ سنّیت ورضویت کیلئے سربلندیٔ فتح کے اس پرچم حق رقم کو چھوڑا، جوآج بھی کامل آب وتاب کے ساتھ لہرارہاہے۔

یہ آپ کے قلمِ حق رقم، خنجرِ خونخوار برق بار کا وقار اور فتحِ عظیم کا نشانِ اعظم ہے کہ آپکا پرچمِ حق رقم آج بھی دشمنانِ دین وایمان کو عاجز وساکت کیئے ہوئے ہے۔

ہم تمام مسلمانانِ اہلسنّت و محبّانِ بارگاہِ رضویت...... !

حضورتاجدارِرضویت الشاہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلمِ حق رقم کو معرکہ ناموسِ رسالت کی اِس عظیم الشان فتح ونصرت پرتہہِ دل سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں؛ **فاللہ الحمد**

واللہ یقول الحق ویھدی السبیل وحسبنا اللہ و نعم الوکیل وصلی اللہ علی السید الجلیل واٰلہ وصحبہ اولی التبجیل اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین

فقیر محمد کامران عالم خاں القادری الرضوی عفی عنہ

مؤرخہ ۲۲؛رجب المرجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۶؛اگست ۲۰۰۷ء

فہرست تصانیف مبارکہ

﴿رَدِّ ترابیہ﴾

☆ نبی ا لانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛(3-اکتوبر2002ء)

☆کتاب ایضاً مع ضمیمہ عظیمہ ؛(2-دسمبر2002ء)

☆ آ یۃ من آیات الاسلام فی کلام فقہاء الاعلام ؛(23-مارچ2003ء)

☆ الحجۃالقاہرہ فی اقوال الطاہرہ ؛(4-جولائی2003ء)

☆ اتمام حجت(المعروف)جوا ب الفتاویٰ ؛(31-جنوری2004ء)

☆ تنویرالابصار علیٰ ردِ توبۃوالافکار ؛(1-جولائی2004ء)

☆خیرالفتویٰ لدفع الطغویٰ ؛(5-اگست2004ء)

☆کشاف المکنون للظہوروالبطون ؛(21-فروری2005ء)

☆مالک رقاب الامم محمدرسول اللہ ﷺ ؛(2-مئی2005ء)

☆حسام الابرارعلیٰ رؤس الاشرار ؛(26-اگست2005ء)

اشتہارات (بصورت پمفلٹ)

☆ اعلیٰحضرت کی عبارت اوراُسکی تفہیم؛(13-دسمبر2002ء)

☆ شاہ تراب الحق صاحب حق وصداقت کے میدان میں؛(13-فروری2003ء)

☆ ارشادِ مفتی اعظم ھند رضی اللہتعالیٰ عنہ؛(22-اپریل2003ء)

☆ تراب الحق صاحب کافتویٰ؛(12-مئی2003ء)

☆ شیخ الحدیث مفتی عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کی
ایک تقریر کاایمان افروزحصہ؛(13-جون2005ء)

پریس ریلیز ☆روزنامہ جرأت؛(28-نومبر2004ء)

قہر عظیم آید بھر سزا کہ شاید
آخر خدا بسازد یک حکمقاتلانہ